مثلاً اگر تالیف کا عنوان ہوتا "سید محفوظ علی بدایونی — شخصیت اور ادب" اور ترتیب بھی اسی اعتبار سے ہوتی تو یہ الجھن دُور ہو جاتی۔ بہر حال موجودہ صورت میں بھی یہ کام بحُسن و خوبی ہوا ہے اور ہم ایک صدی قبل کی اِس قد آور شخصیت کو نہ صرف یہ کہ سمجھ جاتے ہیں بلکہ اُن کے علمی، ادبی کارناموں کو بھی ایک نظر دیکھ لیتے ہیں نیز گذشتہ صدی کی سرگرم زندگی اور بڑی بڑی شخصیات کی ایک جھلک بھی ہمارے سامنے آجاتی ہے۔

زیرِ نظر تالیف یقیناً ایک کارنامہ ہے جس کے لیے مؤلف مبارک باد کے مستحق ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ اُردو ادب کے دلدادہ اِس تالیف سے کماحقہٗ استفادہ کریں گے۔

---

**کلامِ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ** مرتبہ: محمد خالد سیف۔

شائع کردہ: طارق اکیڈمی۔ سٹریٹ ۳ ۔ جھنگ بازار۔ لائل پور۔

مطبوعہ: اُردو ڈائجسٹ پرنٹرز، لاہور۔

ضخامت: ۸۰ صفحات۔ قیمت: چار روپے پچیس پیسے۔

فاضل مرتب نے کلامِ امامؒ کو نہ صرف محفوظ کیا ہے بلکہ اسے بجا طور پر اُردو کے کلاسیکی ادب میں اضافہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طلبہ اور محققین اس کی لسانی و فنی خصوصیات کو حکیم مومن خاں مومن دہلوی کی مشہور "مثنوی جہاد" کے لسانی و فنی محاسن کے بالمقابل رکھ کر بہت کچھ مفید مطلب نتائج اخذ کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں ممتاز نقاد اور دانشور ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کا تعارفی مقالہ ایک تحقیقی مقدمہ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے خاصی رہنمائی حاصل ہو سکتی ہے۔

مجموعی حیثیت سے کتاب قابلِ قدر ہے۔ خوش رنگ و دیدہ زیب سرورق کے ساتھ عمدہ کاغذ پر شائع ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نقول کی تسوید کرتے وقت کچھ فنی تسامحات باقی رہ گئے ہیں (مثلاً "یاں" اور "واں" کو جگہ جگہ "یہاں" اور "وہاں" ہی لکھا گیا ہے جو تقطیع شعر کے مطابق نہیں۔ کتابت میں بھی متعدد اغلاط اصلاح طلب ہیں۔

---